مولانا انیس رشید صاحب

"عالم ناتمام" کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار "انڈونیشیا" کا تعارف ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ادارہ)

انڈونیشیا بحر ہند کے جنوب مشرق اور آسٹریلیا کے شمال مغرب میں دنیا کا سب سے بڑا مجمع الجزائر ہے جو تقریباً تیرہ ہزار چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ہے اور اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسلمان ملک ہے، پہلی اور دوسری صدی عیسوی سے یہاں ہندو اور بدھ مذہب کے تاجروں کی آبادی تھی، جنھوں نے مختلف جزیروں میں اپنی ریاستیں قائم کی ہوئی تھیں۔

ظہور اسلام کے بعد تقریباً چوتھی صدی سے سب سے پہلے جزیرہ ساٹرا اور پھر جاوا میں اسلام پہونچا، ہندوستان کی طرح ان دور افتادہ جزائر میں بھی اسلام کی تبلیغ کرنے والے کچھ صوفیائے کرام تھے جنھوں نے اپنی خاموش اور پرامن جدوجہد سے اس علاقے کو نہ صرف اسلام کا حلقہ بگوش بنایا بلکہ بالآخر یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم کی، انڈونیشیا میں اسلامی تبلیغ کے سب سے بڑے داعی شیخ عبداللہ عارف تھے، انھوں نے ساٹرا کے چند باشندوں کو مسلمان کیا، ان کے خلیفہ شیخ برہان الدین نے "آچے" کے علاقے میں مدرسہ قائم کیا، رفتہ رفتہ مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی اور ۱۲۰۵ء میں یہاں پہلی اسلامی ریاست وجود میں آئیں۔

چودھویں صدی عیسوی میں حجاز سے شیخ اسماعیل کی قیادت میں کچھ مبلغین آئے اور ان کی کوششوں سے آہستہ آہستہ لوگوں میں اسلام کی حقانیت واضح ہوتی رہی بالآخر ۱۴۲۸ء میں جاوا میں پہلی اسلامی حکومت قائم ہوئی، اسی کے بعد انڈونیشیا کے دیگر جزائر میں بھی اشاعت اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔

سولھویں صدی عیسوی میں ولندیزی تاجر اس علاقے میں پہنچے اور رفتہ رفتہ اپنی روایتی چالبازیوں سے اس علاقے کو اپنے استعمار کا نشانہ بنایا، یہاں تک کہ یہ تمام جزائر ایک ایک کر کے ان کے زیرنگیں آگئے، ولندیزی اقتدار کے زمانے میں ان جزائر کو "جزائر شرق الہند" یا "ولندیزی شرق الہند" کہتے تھے۔ ۱۸۴۴ء میں ایک جرمن ماہر لسانیات نے اسے "انڈونیشیا" کا نام دیا جس کے معنی ہیں "سمندر اور جزائر" اور پھر ۱۹۲۱ء میں حریت پسندوں نے ایک قرارداد کے ذریعے "ولندیزی شرق الہند" کے بجائے انڈونیشیا کا نام اختیار کیا اور آزادی کے بعد ملک کا یہی سرکاری نام قرار پایا۔

جدید انڈونیشیا ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو آزاد ہوا، انڈونیشیا کی تحریک آزادی کے لیے پانچ بنیادی اصول طے کیے گئے جن کو "پنچ شیلڈ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، وہ بنیادی اصول یہ ہیں۔ ۱۔ خدا پر ایمان ۲۔ قومی آزادی ۳۔ عوام کی حکومت ۴۔ انسانیت کے اصول پر عمل ۵۔ معاشرتی انصاف کا نفاذ۔ انڈونیشیا کی تقریباً نوے فی صد آبادی مسلمان ہے اور باقی دس فی صد آبادی میں عیسائی، ہندو، بدھ، چینی وغیرہ ہیں لیکن جب ولندیزی استعمار کے خلاف یہاں آزادی کی تحریک شروع ہوئی تو اس میں ان تمام اقوام نے مشترک جدوجہد کی۔ اس وقت مسلم اور غیر مسلم آبادی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے مذکورہ پانچ اصول طے کیے گئے جو "پنچ شیلڈ" کے نام سے معروف ہیں، ان پانچ اصولوں کا بنیادی نکتہ باہمی مذہبی رواداری ہے، لیکن آزادی کے بعد ان اصولوں کو غیر مسلموں نے یہاں سیکولر حکومت قائم کرنے کے لیے استعمال کیا اور اس طرح یہاں اسلامی حکومت کی داعی اور سیکولرازم کی علمبردار جماعتوں میں آویزش شروع ہوگئی۔

پاکستان کی طرح انڈونیشیا میں بھی قدیم طرز کے دینی مدارس بڑی تعداد میں موجود ہیں، لیکن ان کی اکثریت دیہاتوں میں ہے، شہروں میں یہ مدارس نہ ہونے کے برابر ہیں، شہروں میں جو اسلامی یونی ورسٹیاں قائم ہیں ان کا معیار تعلیم تو بلند ہے تاہم یہ یونی ورسٹیاں

© rasailojaraid.com

صرف نام کی حد تک اسلامی ہیں۔ یہاں اسلامی تعلیم مخلوط ہے جسے "انڈونیشی اسلام" کے علاوہ دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا۔

انڈونیشیا میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت کے باوجود یہاں سیکولر حکومت ہے جس میں ہر مذہب کے پیروؤں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ضرور ہے، لیکن حکومت کی سطح پر عوام کو اپنی زندگیاں اسلامی احکام کے مطابق ڈھالنے کے لیے نہ صرف یہ کہ کوئی تحریک نہیں بلکہ اسی قسم کی تحریکات کو مملکت کے بنیادی اصول "پنج شیلد" کے منافی سمجھا جاتا ہے، اسی لیے دینی اعتبار سے انڈونیشیا کی فضا حوصلہ افزا نہیں بلکہ حوصلہ شکن ہے، عیسائی مشنریوں کا کام اپنے عروج پر ہے اور ملک کے بعض کلیدی مناصب عیسائیوں کے زیر اقتدار ہیں، تجارت میں چینی باشندوں کا تسلط ہے اور دینی، سیاسی جماعتیں مغلوب وبے دست وپا ہیں۔ ان تمام حوصلہ شکن حالات میں امید کی جو تابناک کرن نظر آتی ہے وہ یہاں کے عوام بالخصوص نوجوانوں کا دینی جذبہ ہے، ایسے نامساعد حالات میں سب ہی مسجدوں کے اندر ایک بڑی تعداد کمسن نوجوانوں کی ہے اور اسے قدرت کا ایک غیبی کرشمہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ ملک کی ہر مسجد میں "شبان المسجد" کے نام سے نوجوانوں کی ایک دینی تنظیم قائم ہے جو نوجوانوں میں دین کا پیغام پھیلانے کے لیے بڑا مفید کردار انجام دے رہا ہے، حیرت ناک بات یہ ہے کہ اس تنظیم کا کوئی مرکز یا صدر دفتر نہیں ہے، نہ ملک گیر سطح پر اس کی کوئی مرکزی تنظیم ہے اور بسا اوقات ایک مسجد کے شبان کا دوسری مسجد کے شبان سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہوتا، بس ہر مسجد کے آس پاس بسنے والے اپنے محلے کی سطح تک خود بخود یہ تنظیم قائم کر لیتے ہیں اور نمازوں کے بعد ان کے مختصر حلقے ہوتے ہیں جن میں دینی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ عموماً مسجد کے امام صاحب ان کی رہنمائی کرتے ہیں اور اس طرح یہ حلقے روز بروز وسعت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے حوالے سے یہ ایک افسوس ناک اور باعث تشویش بات ہے کہ یہاں قادیان جماعت کافی سرگرم ہے اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں کی تبلیغ معدوم ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہاں کے عوام کے علاوہ خواص کو بھی قادیانیوں کی حقیقت کا علم نہیں ہے، یہاں اسلامی یونی ورسٹی کی لائبریری میں قادیانیوں کی کتابیں رکھی ہوئی ہیں اور لائبریری والوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ کتابیں غیر مسلموں کی ہیں جو اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی آب و ہوا پر استوائی محل وقوع اور چاروں طرف سے بڑے سمندروں سے گھرے ہونے کا بھاری اثر پڑا ہے اور یہاں گرمی اور بارشوں کی کثرت ہے۔ سردی کے موسم سے یہ خطہ ناآشنا ہے۔ یہاں گرمی اور برسات کے علاوہ کوئی تیسرا موسم نہیں ہے (تاہم پہاڑی ڈھلانوں اور اونچے پہاڑی سلسلے میں درجہ حرارت میں کافی کمی رہتی ہے) اس کے باوجود تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہاں پنکھوں کا استعمال بہت کم ہے، کسی اجنبی کا اگر انڈونیشیا سے گزر ہو جائے تو وہ گرمی کی شدت سے عرق عرق ہو جائے، تاہم وہاں کے باشندے بغیر پنکھوں کے اطمینان سے بیٹھے رہتے ہیں۔

انڈونیشیا بڑا سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہے، تیل کے علاوہ ربڑ، ٹن، چائے، کافی، ساگوان اور انواع واقسام کے پھل یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔

ارضی خدوخال کے اعتبار سے انڈونیشیا کے جزائر میں ساحل میدان اور شکن دار پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ ساٹرا اور جاوا میں بعض پہاڑی چوٹیاں سطح سمندر سے پانچ سو میٹر اونچی ہیں، جہاں سال بھر موسم خوشگوار رہتا ہے۔ یہاں کا دارالحکومت "جکارتہ" ہے جسے پہلے "بٹاویا" کہا جاتا تھا اور اس کی آبادی ایک کروڑ سے متجاوز ہو چکی ہے جبکہ پورے انڈونیشیا کی آبادی (۲۲) بائیس کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

جدید انڈونیشیا ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو آزاد ہوا اور اس کا پہلا صدر "سوئیکارنو پتر" کو بنایا گیا، دوسرا صدر ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء کو جنرل سوہار تو بنا، جنرل سوہار تو کی بتیس سالہ اقتدار کو طلبہ تحریک نے کچل دیا اور بالآخر بتیس سال تک انڈونیشیا کے سیاہ و سفید کے مالک بنے رہنے کے بعد جنرل سوہار تو طلبہ تحریک کی تاب نہ لاسکا اور اقتدار ۲۱ مئی ۱۹۹۸ء کو نائب صدر یوسف حبیبی کے حوالے کر دیا، اکتوبر ۱۹۹۹ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں عبدالرحمٰن واحد کو ملک کا چوتھا صدر بنایا گیا، عبدالرحمٰن واحد اقتدار میں اپنا اثر ورسوخ نہ جما سکا اور بالآخر اس سال (۲۰۰۱ء) ستمبر میں اقتدار سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گیا اور اب انڈونیشیا کے پہلے صدر سوئیکارنو پتر کی بیٹی میگاوتی ملک کی پانچویں صدر بنی ہیں۔

© rasailojaraid.com